Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near
Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارُالافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳ کلو میٹر فیروز پور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱ ، ۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰

حوالہ نمبر:	فتوی نمبر: ۶/ ۷۹	سائل:	مجیب: محمد طارق محمود
مفتی: مفتی محمد نوید خان صاحب	مفتی:		
کتاب: المضاربۃ	باب:	تاریخ ہجری: ۱۳/ ۶/ ۱۴۴۶ھ	تاریخ عیسوی: ۱۶/ ۱۲/ ۲۰۲۴ء

چلتے کاروبار میں دوسرے کو مضاربت کے طور پر شریک کرنے کا طریقہ

محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ میرا پہلے سے چلتا ہوا کاروبار ہے، لیس وغیرہ کی دکان ہے۔ اس میں اگر کسی اور سے سرمایہ لے کر اسے شریک کرتا ہوں تو اس کی کیا تفصیل اور شرائط ہوں گی؟ نفع کیسے طے ہو گا؟ سرمایہ دینے والا کام نہیں کرے گا۔ دوسرے کے سرمائے سے خرید اگیا سامان الگ رکھنا ہو گا یا اپنے سامان کے ساتھ ملا لینا درست ہو گا؟ تفصیلی جواب درکار ہے تاکہ شریعت کے مطابق کاروبار ہو سکے۔

السائل: عبد القدیر

گجومتہ، لاہور

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح ہو کہ ایک آدمی کام کے لیے دوسرے کو رقم دے، دوسرا اس سے کاروبار کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں، اسے عقد مضاربت کہتے ہیں۔ رقم دینے والے کو رب المال، کام کرنے والے کو مضارب اور جو رقم کاروبار کے لیے دی ہے اسے راس المال کہتے ہیں۔ عقد مضاربت کے کچھ بنیادی احکام درج ذیل ہیں:

۱ – عقد مضاربت میں ضروری ہے کہ راس المال کی مقدار طے ہو، راس المال مضارب کو سپرد کردے اور نفع کی شرح فیصد میں طے ہو کہ نفع میں سے اتنے فیصد رب المال کو اور اتنے فیصد مضارب کو ملے گا۔

۲ – راس المال سارا رب المال کا ہوگا اور کام سارا مضارب کے ذمے ہوگا۔

۳ – رب المال کے لیے یا مضارب کے لیے مقرر رقم کے طور پر نفع مقرر کرنا درست نہیں۔ جیسے مثلا یوں کہا کہ نفع میں سے ۵۰۰۰۰ روپے تجھے ملیں گے، باقی سارا میرا ہوگا، یا ہر مہینے تجھے ۱۵۰۰۰ روپے ملیں گے۔ بلکہ فیصد کے لحاظ سے نفع کی شرح مقرر کرنا ضروری ہے۔

۴ – مضارب کی کوتاہی کے بغیر ہونے والا نقصان رب المال پر پڑے گا، مضارب ایسے نقصان کا ضامن نہ ہوگا۔

۵ – مضارب کی کوتاہی سے ہونے والے نقصان کا ضمان مضارب پر ہوگا۔

۶ – رب المال کو کاروباری تفصیل طے کرنے کا اختیار ہے۔ مثلا کونسا کام کرنا ہے؟ کس شہر میں کرنا ہے؟ کتنے وقت تک کاروباری معاہدہ ہے؟ ادھار بیچنا ہے یا نہیں؟ مال مضاربت کو اپنے مال کے ساتھ ملانا ہے یا نہیں؟ جو تفصیل رب المال نے طے کردی مضارب پر اس کی پابندی لازم ہوگی۔

۷ – راس المال مضارب کے پاس امانت کے طور پر ہوتا ہے۔ لہذا اسے پوری دیانتداری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ ورنہ خیانت کا گناہ ہوگا۔ حدیث شریف میں امانت میں خیانت کرنے کو منافق کی نشانی بتایا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بولے جھوٹ کہے، اور جب وعدہ کرے خلاف ورزی کرے اور جب امانت رکھوائی جائے اس میں خیانت کرے۔ (صحیح بخاری: ۳۳/ فؤاد)

۸ – عقد مضاربت میں نفع نقصان کا حتمی فیصلہ معاملہ ختم ہونے پر ہوتا ہے۔ مدت پوری ہونے سے پہلے وقتا فوقتا نفع تقسیم کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ تقسیم عارضی ہوگی۔ بہتر ہے کہ شروع میں طے کرلیا جائے کہ اتنی اتنی مدت بعد نفع کا عارضی حساب کرکے تقسیم کریں گے۔

۹ – اگر رب المال نے مال مضاربت کو مضارب کے مال کے ساتھ ملانے کی اجازت نہیں دی تو مضارب پر لازم ہے کہ اسے الگ رکھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مال مضاربت کو الگ الماری یا ریک وغیرہ میں رکھے۔ اور مضاربت کی رقم کو بھی الگ تھیلی یا دراز میں رکھے۔ تاکہ مضارب کے ذاتی کاروبار کا حساب الگ رہے اور مال مضاربت کا حساب الگ رہے۔ اور مال مضاربت کے حصے میں کرایہ دکان، بل بجلی، سامان لانے کا خرچ وغیرہ جو خرچے آئیں ان کا حساب رکھے۔ اور

اگر رب المال نے مال مضاربت کو مضارب کے مال کے ساتھ ملانے کی اجازت دیدی تو مال اکٹھا کر سکتا ہے لیکن نفع نقصان کا حساب الگ رکھنا لازم ہو گا، اور اگر نفع کا نقصان کا حساب الگ نہ رکھ سکے تو پھر مضاربت کا مال الگ رکھے۔

۱۰- اگر مضارب کو کام کرنے میں مزدور رکھنے پڑتے ہیں تو ان کی اجرت بھی مال مضاربت میں سے دی جائے گی۔

۱۱- جب مدت مضاربت پوری ہو گئی تو عقد ختم ہو جائے گا۔ اس وقت اگر کوئی رقم گاہک سے قابل وصول ہو وہ وصول کی جائے گی۔ اگر کوئی مال بچا ہو اسے بیچا جائے گا۔ پہلے راس المال پورا کیا جائے گا، پھر کاروباری خرچ نکالا جائے گا اور اس کے بعد صافی نفع بچے گا۔ وہ طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم ہو گا۔ اور اس سے پہلے لیا ہوا نفع لوٹانا پڑے تو اسے لوٹانا ضروری ہے۔ اور بہتر ہے کہ کاروباری معاہدہ تحریری طور پر گواہوں کی موجودگی میں ہو۔

ان احکام پر عمل کرنے میں دشواری محسوس نہ ہونی چاہیے۔ شریعت کے مطابق کاروبار کرنے میں ہی برکت اور عافیت ہے۔ مضارب کو سوچنا چاہیے کہ مجھے دوسرے کے سرمائے سے حلال طریقے سے نفع کمانے کا موقع مل رہا ہے اور رب المال کو سوچنا چاہیے کہ مجھے صرف سرمایہ دے کر جائز طریقے سے نفع مل رہا ہے۔ لہذا شریعت کے ضابطے کے مطابق کام کریں اور حلال کمائیں۔

معنى المضاربة وركنه

وشرعا (عقد شركة في الربح بمال من جانب) رب المال (وعمل من جانب) المضارب. وركنها الإيجاب والقبول . (الدر مع الرد : ٥/٦٤٥ ، ٦٤٦)

(وأما) (ركنها) فالإيجاب والقبول وذلك بألفاظ تدل عليها من لفظ المضاربة والمقارضة والمعاملة وما يؤدي معاني هذه الألفاظ بأن يقول رب المال خذ هذا المال مضاربة على أن ما رزق الله أو أطعم الله تعالى منه من ربح فهو بيننا على كذا من نصف أو ربع أو ثلث أو غير ذلك من الأجزاء المعلومة وكذا إذا قال مقارضة أو معاملة ويقول المضارب أخذت أو رضيت أو قبلت أو نحو ذلك يتم الركن بينهما هكذا في البدائع. (الفتاوى الهندية : ٤/٢٨٥)

شروط المضاربة

(وشرطها) أمور سبعة (كون رأس المال من الأثمان) كما مر في الشركة وهو معلوم للعاقدين .... (وكونه مسلما إلى المضارب) ليمكنه التصرف (بخلاف الشركة) ؛ لأن العمل فيهما من الجانبين (وكون الربح بينهما شائعا) فلو عين قدرا فسدت (وكون نصيب كل منهما معلوما)

عند العقد. ومن شروطها: كون نصيب المضارب من الربح حتى لو شرط له من رأس المال أو منه ومن الربح فسدت. (الدر مع الرد : ٦٤٧/٥ ، ٦٤٨ كتاب المضاربة)

وإن كان رأس مال المضاربة فلوسا رائجة لا تجوز على قولهما وعلى قول محمد – رحمه الله – تجوز هكذا في المحيط. والفتوى على أنه تجوز كذا في التتارخانية ناقلا عن الكبرى. (الفتاوى الهندية : ٢٨٦/٤)

تصرفات المضارب

(ويملك المضارب في المطلقة) التي لم تقيد بمكان أو زمان أو نوع (البيع) ولو فاسدا بنقد ونسيئة متعارفة، (والشراء والتوكيل بهما، والسفر برا وبحرا) ولو دفع له المال في بلد على الظاهر (والإبضاع) أي دفع المال بضاعة (ولو لرب المال ولا تفسد به) المضاربة كما يجيء (و) يملك (الإيداع والرهن والارتهان والإجارة والاستئجار فلو استأجر أرضا بيضاء ليزرعها أو يغرسها جاز) ظهيرية (والاحتيال) أي قبول الحوالة (بالثمن مطلقا) على الأيسر والأعسر؛ لأن كل ذلك من صنيع التجار(لا) يملك (المضاربة) والشركة والخلط بمال نفسه (إلا بإذن أو اعمل برأيك) إذ الشيء لا يتضمن مثل (و) لا (الإقراض والاستدانة وإن قيل له ذلك) أي اعمل برأيك؛ لأنهما ليسا من صنيع التجار فلم يدخلا في التعميم (ما لم ينص) المالك (عليهما)............ (ولا) يملك أيضا (تجاوز بلد أو سلعة أو وقت أو شخص عينه المالك). (الدر مع الرد : ٦٤٨/٥ – ٦٥١)

وإن وقت للمضاربة وقتا بعينه يتقيد به حتى يبطل العقد بمضيه كذا في الكافي. (الفتاوى الهندية : ٢٩٨/٤)

وأن يخلط مال المضاربة بمال نفسه، إذا قال له رب المال: اعمل برأيك وليس له أن يعمل شيئا من ذلك، إذا لم يقل له ذلك .... وكذا له أن يخلط مال المضاربة بمال نفسه؛ لأنه فوض الرأي إليه، وقد رأى الخلط وإذا ربح قسم الربح على المالين، فربح ماله يكون له خاصة، وربح مال المضاربة يكون بينهما على الشرط . (بدائع الصنائع : ٩٥/٦ ، ٩٨)

الأصل أن رب المال متى شرط على المضارب شرطا في المضاربة، إن كان شرطا لرب المال فيه فائدة فإنه يصح ويجب على المضارب مراعاته والوفاء به، وإذا لم يف به صار مخالفا وعاملا بغير أمره وإن كان شرطا لا فائدة فيه لرب المال فإنه لا يصح ويجعل كالمسكوت عنه كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية : ٢٩٧/٤)

وما يفيد التقييد من الألفاظ ستة دفعت إليك المال مضاربة على أن تعمل بالكوفة أو لتعمل به بالكوفة أو تعمل بالكوفة مجزوما أو مرفوعا أو فاعمل بالكوفة أو قال دفعت إليك مضاربة بالنصف بالكوفة وما لا يفيد لفظان دفعت إليك مضاربة بالنصف واعمل بالكوفة أو قال اعمل بالكوفة. والضابطة أن رب المال متى ذكر عقب المضاربة ما لا يمكن التلفظ به ابتداء ويمكن جعله مبنيا على ما قبله يجعل مبنيا عليه كما في الألفاظ الستة وإن استقام الابتداء لا يبنى على ما قبله ويجعل مبتدأ كما في اللفظين الآخرين وحينئذ تكون الزيادة شورى وكان له أن يعمل بالكوفة وغيرها كذا في الكافي. (الفتاوى الهندية : ٢٩٨/٤)

نفقة المضارب

إذا عمل المضارب في المصر فليست نفقته في المال وإن سافر فطعامه وشرابه وكسوته وركوبه معناه شراء وكراء في مال المضاربة فلو بقي شيء في يده بعدما قدم مصره رده في المضاربة ولو كان خروجه دون السفر إن كان بحيث يغدو ثم يروح فيبيت بأهله فهو بمنزلة السوقي في مصر وإن كان بحيث لا يبيت بأهله فنفقته في مال المضاربة كذا في الهداية. والنفقة هي ما يصرف إلى الحاجة الراتبة وهي .... (الفتاوى الهندية : ٣١٢/٤)

كيفية قسمة الربح والخسار في المضاربة

ولو شرطا في العقد أن تكون الوضيعة عليهما بطل الشرط، والمضاربة صحيحة . (بدائع الصنائع :٨٦/٦)

وقد يحتاج المضارب إلى غلمان يعملون في المال معه، فلهذا كانت نفقتهم في مال المضاربة وكذلك لو كان للمضارب دواب يحمل عليها متاع المضاربة إلى مصر من الأمصار، كان علفها على المضاربة مادام في عملها؛ لأنها بالعلف تتقوى على حمل المتاع، ومنفعة ذلك راجعة إلى مال المضاربة، وإذا أراد القسمة، بدأ برأس المال، فأخرج من المال، وجعلت النفقة مما بقي، فإن بقي من ذلك شيء، فهو الربح يقسم بين المضارب ورب المال على ما اشترطا. (المبسوط للسرخسي : ٦٤/٢٢ ، باب نفقة المضارب)

(وما هلك من مال المضاربة يصرف إلى الربح) ؛ لأنه تبع (فإن زاد الهالك على الربح لم يضمن) ولو فاسدة من عمله؛ لأنه أمين . (وإن قسم الربح وبقيت المضاربة ثم هلك المال أو بعضه ترادا الربح ليأخذ المالك رأس المال وما فضل بينهما، وإن نقص لم يضمن) لما مر. (قوله ولو فاسدة) أي سواء كانت المضاربة صحيحة أو فاسدة، وسواء كان الهلاك من عمله أو لا ح (قوله: من

عمله) يعني المسلط عليه عند التجار، وأما التعدي فيظهر أنه يضمن سائحاني. (الدر مع الرد : ٦٥٦/٥)

يعود الضرر والخسار في كل حال على رب المال وإذا شرط أن يكون مشتركا بينهما فلا يعتبر ذلك الشرط. (المجلة : ١٤٢٨)

يستحق المضارب نصيبه من الربح بمجرد ظهوره في عمليات المضاربة ولكنه ملك غير مستقر إذ يكون محبوسا وقاية لرأس المال فلا يتأكد إلا بالقسمة عند التنضيض الحقيقي أو الحكمي . ويجوز تقسيم ما ظهر من ربح بين الطرفين تحت الحساب ويراجع ما دفع مقدما تحت الحساب عند التنضيض الحقيقي أو الحكمي. يوزع الربح بشكل نهائي بناء على أساس الثمن الذي تم بيع الموجودات به وهو ما يعرف بالتنضيض الحقيقي ويجوز أن يوزع الربح على أساس التنضيض الحكمي وهو التقويم للموجودات بالقيمة العادلة. (المعايير الشرعية : ص٢٢١ ، البند ٨/٨)

(افترقا، وفي المال ديون وربح يجبر المضارب على اقتضاء الديون) إذ حينئذ يعمل بالأجرة (وإلا) ربح (لا) جبر؛ لأنه حينئذ متبرع (و) يؤمر بأن (يوكل المالك عليه) ؛ لأنه غير العاقد. (الدر مع الرد : ٦٥٦/٥)..........................والله سبحانه وتعالى أعلم

الجواب صحیح

محمد نوید خان عفی عنہ
استاذ الحدیث و مفتی
دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

محمد طارق محمود عفی عنہ
مدرس و معین مفتی
دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
۱۴۴۶/۶/۱۲ھ
۲۰۲۴/۱۲/۱۵ء